خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 74 | اتوار 11 ذی قعدہ 1416ھ 31 امان 1375ہش 31 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

احباب کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ مورخہ یکم اپریل 1996ء بروز سوموار سے یورپ اور امریکہ کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات روزانہ چوبیں گھنٹے (Round the Clock) کے لئے شروع ہو رہی ہیں۔

اس تاریخی موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اس مبارک تقریب کا افتتاح مورخہ یکم اپریل کو لندن وقت کے مطابق شام چھ بجے (پاکستانی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے) فرمائیں گے۔

پاکستان میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے ناظرین کے لئے مورخہ 2۔ اپریل بروز منگل پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے اس تقریب کی ریکارڈنگ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ (ناظر اشاعت)

"آمنہ" حقیقی معنوں میں "آمنہ" تھیں
اور "طیبہ" حقیقی معنوں میں "طیبہ" تھیں

سارے خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہ مثالی رشتہ تھا

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 29۔ مارچ 1996ء کو خطبہ میں محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر فرمایا۔

"جو غم کی خبر ہے وہ اکثر دوستوں کو پہنچ ہی چکی ہوگی۔ ہمارے زندہ بھائیوں میں سے سب سے بڑے بھائی کی بیگم صاحبہ یعنی زندہ بھابیوں میں سے سب سے بڑی بھابی کا کل انتقال ہوا ہے۔ حضرت سیدہ آمنہ 'سیدہ ان معنوں میں کہ عزت کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں ورنہ ذات کے لحاظ سے وہ پٹھان تھیں۔ آمنہ طیبہ ان کا نام تھا۔ میری چھوٹی پھوپھی جان کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ ہمارے دوسرے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کا ازدواجی رشتہ تقریباً 50 سال سے زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اور مثالی رشتہ تھا۔ سارے خاندان میں اگر کسی کو کوئی مثالی رشتہ پیش کرنا ہوتا تھا تو ان کی طرف اشارہ ہوتا تھا۔ میاں بیوی کے آپس میں تعلقات وقتی طور پر بگڑتے بھی ہیں۔ رنجشیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مگر ان کی رنجشیں کبھی دکھائی نہیں دیں بہت ہی گہرے فہم کے ساتھ اور باہم افہام تفہیم کے ساتھ اگر کوئی کبھی آپس میں رنجش ہوئی ہے تو خود ہی اندر ہی طے کر لیا گیا لیکن جہاں تک ایک مثال کا تعلق ہے مجھے آج تک کبھی یاد نہیں 'کبھی بھی میں نے ان کو ملتے ہوئے اس طرح دیکھا ہو 'یعنی دعوتوں میں یا باہر گھروں میں یا ہمارے وہاں جانے پر یا ان کے ہمارے ہاں آنے پر' کہ ان کے چہروں پر کبھی بھی کوئی رنجش کے آثار ہوں۔ اس پہلو سے بھی بہت مثالی رشتہ تھا۔ اور ان کا نام "آمنہ" تھا اور "طیبہ" اور امر واقعہ یہ ہے کہ آمنہ' حقیقی معنوں میں آمنہ تھیں۔ طیبہ حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں۔ شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جس کے متعلق انسان اس وثوق کے ساتھ کہہ سکے کہ اس نے اپنے خاوند کے ہر حق کی امانت کا حق ادا کیا ہے۔ اور کسی بھی طیب بات میں وہ چوکی نہ ہو۔ عقل کا مجسمہ' بہت ہی سلجھی ہوئی طبیعت اور حضرت چھوٹی پھوپھی جان کی تمام خوبیوں کی وارث اور حضرت چھوٹے پھوپھا جان حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کی بھی خوبیوں کی وارث تھیں۔

آخری دنوں میں 'یعنی پچھلے کچھ عرصے سے' یہ تشویشناک خبر مل رہی تھی کہ ان میں کمزوری بہت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے گرنے لگ گئی تھیں۔ اور اس کی وجہ سے بہت تشویش تھی کہ خدانخواستہ کہیں ایسی حالت میں گریں کہ ہڈی ٹوٹ سکتی ہے۔ تو جہاں تک زندگی کے ان لمحات کا تعلق ہے آپ کے لئے تو یہ وقت' خدا تعالیٰ نے جس وقت واپس بلایا ہے یہ بہرحال رحمت ہی تھا۔ اور خدا کا کوئی فیصلہ بھی ایسے لوگوں کے لئے رحمت کے بغیر نہیں ہوا کرتا اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لئے بہت بڑا ابتلاء ہے۔ خاص طور پر ہمارے بھائی کے لئے' دعا کریں' ان کی بہت فکر ہے۔ کیونکہ بے حد محبت کی ہی بات نہیں تھی ایک دوسرے پر ایسا سہارا تھا کہ ناممکن تھا کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ سکیں۔ یہی کیفیت ان کی ہے۔ وہ بے اختیار ہیں اس معاملے میں۔ بڑے صابر ہیں حوصلے والے ہیں صاحب عزم ہیں۔ مگر وہی بات کہ محبت کے اوپر بس کس کا ہے۔ بے اختیاری کے معاملات ہیں۔ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ وہ ساری خوبیاں جاری کرے اور ان کا خود رفیق ہو بھائی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا۔ ان کا ساتھی بنے ان کا رفیق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی باقی زندگی صحت و عافیت کے ساتھ اور اپنے بچوں کی طرف سے آنکھیں ٹھنڈی رکھتے ہوئے گذارے۔"

حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ کی وفات 27۔ مارچ 1996ء کو ہوئی اگلے روز 28۔ مارچ 1996ء کو بعد عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے جنازہ پڑھایا۔ جنازے میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد کے علاوہ مختلف شہروں سے مجلس مشاورت کی غرض سے آئے ہوئے احباب نے بھی شرکت کی۔ جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں تدفین عمل میں آئی۔ یہاں پر بھی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت آمنہ طیبہ صاحبہ کو اپنے درجات قرب میں ہمیشہ بڑھاتا رہے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

درخواست دعا

○ خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم فیض محمد صادق ایڈووکیٹ لندن میں شدید بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نسیم سیفی

ایک ضروری اعلان

محترم نواب عباس احمد خان صاحب 5 ڈیوس روڈ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے بیٹے عزیزم انصر الیاس احمد کی جو دعوت ولیمہ 4۔ اپریل 96ء کو ہو رہی تھی۔ میری بڑی بہن بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کی وجہ سے 4۔ اپریل 96ء کا پروگرام ملتوی کر کے 18۔ اپریل 96ء کر دیا گیا ہے۔ (مقام اور وقت وہی ہے) لہٰذا جن احباب کو دعوت نامے بھجوائے گئے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ 18۔ اپریل 96ء کو تشریف لائیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب لائلپوری مورخہ 96-3-19 بروز منگل بوقت ساڑھے چھ بجے لندن میں وفات پا گئے۔ موصوف مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اورسیئر کے فرزند تھے اور مکرم رشید احمد صاحب چوہدری ناروے کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حیات صاحب (والدہ مکرم کرنل دلدار احمد صاحب حال کینیڈا) قضائے الٰہی سے 96-3-26 کو مالک حقیقی سے جا ملیں۔ 96-3-27 کو بعد تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق نے دعا کرائی۔ موصوفہ نے ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31- امان 1375 ھش — 31 - مارچ 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرات نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے۔ بلکہ معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہو گا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو گا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرلے۔ اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجویکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔

○ اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے۔ یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔

○ اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بد بخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ۔ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بد چلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے۔

○ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بد معاشی کی وارث ہوتی ہے۔

○ انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہیں سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ یہاں سانپ ہے وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ لیکن ہزاروں تجارب موت فوت کے اس کے سامنے ہیں اور پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتا' ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لئے کافی تھا۔

اللہ تعالیٰ مخفی ہے۔ مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

○ ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تھا اور اس کی شہرت باہر دور دور پہنچی ہوئی تھی۔ ایک شخص اس کے کمال کو سن کر اس کے ملنے کے واسطے گیا اور گھر پر جا کر اسے پکارا تو اس کو جواب ملا کہ خدا جانے کہاں ہے۔ کہیں بازار میں ہو گا۔ وہ جب بازار میں ان کی تلاش کرتا ہوا پہنچا تو وہ بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ذوالنون ہے۔ اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے۔ معمولی سا لباس ہے۔ چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں۔ معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہے۔ ذوالنون نے اس کو کہا تو کس لئے میرے پاس آیا ہے جبکہ تیرا ظاہر پر خیال ہے۔ ذوالنون نے اس کی مافی الضمیر کو دیکھ لیا۔ اس لئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے۔ تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایمان تب سلامت رہتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے۔

خطبہ و درس و ملاقات ہے روحوں کی غذا
ذہن و دل پاتے ہیں ٹی وی سے بہت نشوونما
جس محبت سے اسے دیکھتے اور سنتے ہیں
اس سے ثابت ہے کہ ہر شخص کو ملتا ہے مزا

ابوالاقبال

منجدھار کے ہے ساتھ ابھی کھیلنا مجھے

مطرب سنا دے ایسا کوئی زمزمہ مجھے
اک تار جو بنا دے ترے ساز کا مجھے

کعبہ بھی بتکدہ بھی نہیں اس جہان میں
پہنچا دیا ہے تو نے کہاں ساقیا مجھے

مجھ کو کوئی یہ چاندنی راتوں سے پوچھ دے
ہو جاتا ہے یہ چاندنی راتوں میں کیا مجھے

ساقی نہیں جو جام بھرے پوچھ پوچھ کر
میخوار ہی نہیں ہے کہے جو پلا مجھے

جا ناخدا- خدا کرے ساحل تجھے نصیب
منجدھار کے ہے ساتھ ابھی کھیلنا مجھے

جس نے کیا بہار میں دامانِ گل کو چاک
نغمہ سکھا گئی وہی بادِ صبا مجھے

جی بھر کے جس میں گیت محبت کے گا سکوں
تنویر لا دے ایسی کہیں سے فضا مجھے

روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل 11- ستمبر 1959ء

وقت کے گہرے سمندر میں غموں کا طوفاں
اک نئے ساحلِ الفت کا پتہ دیتا ہے
امن کی چین بھری چھاؤں میں رہ کر انساں
ہر جنوں خیز حکایت کو بھلا دیتا ہے

پرویز پروازی

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

17- نومبر 1994ء کو حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خطبہ میں برائی کی نیت کا غیبت کالازمی حصہ ہونے کے متعلق فرمایا:-

پس غیبت کے موضوع پر مختلف احادیث پر نظر رکھ کر جو قطعی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ اس نیت سے خواہ برائی کی تلاش کی جائے یا برائی اتفاقاً نظر کے سامنے آجائے اور پھر اس نیت سے ان باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے کہ جس کے متعلق بیان کیا جارہا ہے اس پر بیان کرنے والے کو ایک قسم کی فوقیت مل جائے۔ کہ دیکھو میں بلند ہوں اس بات سے اور نیت یہ ہو کہ دیکھو یہ آدمی کیسا ذلیل ہے۔ اور گھٹیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس بات کا خوف بھی دامنگیر ہو کہ یہ بات اس شخص تک نہ پہنچ جائے۔ یہ خوف دامنگیر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ جب موجود نہیں پیچھے سے ایسا وار کرنا چاہتا ہے کہ جس کا وہ جواب نہ دے سکے۔ اگر یہ نیت ہو تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اس کی مثال دیتے ہوئے (کلام الٰہی) بیان فرماتا ہے (-) کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ تم تو کراہت کرنے لگے ہو۔ دیکھو۔ دیکھو۔ تم یہ بات سنتے ہی سخت کراہت محسوس کرتے ہو اب کیسی کراہت جبکہ عملاً اپنی زندگی میں تم نے یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ جب اپنے بھائی اپنی بہن یعنی صاحب ایمان کے تعلقات کی بات ہو رہی ہے۔ سگے بھائی یا بہن کی بات نہیں۔ ان کے خلاف جب تم باتیں کرتے ہو تو مردے کا گوشت کھانے والی بات ہے۔ لیکن کراہت کے ساتھ نہیں چسکے لے لے کر۔ تو مثال تو ایک ہی ہے۔ ایک جگہ تم چسکے لیتے ہو ایک جگہ تم کراہت محسوس کرتے ہو۔ یہ تمہاری زندگی کا تضاد ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ حالانکہ دونوں کو ایک ہی پیمانے سے جانچنا چاہئے۔

اس نصیحت اور اس مثال کے بعد پھر بھی انسان غیبت کے مزے اٹھاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے بعض باتوں کی کراہت کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ مثال سنتا ہے ایمان لے آتا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے ٹھیک ہی ہو گا۔ لیکن جہاں تک وہ سوچتا ہے میری ذات کا تعلق ہے مجھے تو مزا آرہا ہے۔ مجھے بھائی کے گوشت والی کراہت ذرا اس میں محسوس نہیں ہو رہی۔ جس کا مطلب ہے اس کا تناظر بدل گیا ہے۔ وہ جس پہلو اور جس زاویے سے چیزوں کو دیکھ رہا ہے وہ خدا کا پہلو نہیں خدا کا زاویہ نہیں ہے۔

پس بیماری محض گناہ کی بیماری نہیں ہے۔ ایک گہرا رخنہ ہے مزاج میں اور ذوق میں۔ اور اس کی اصلاح نسبتاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اگر ایک انسان گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے اس کی بدیوں سے واقف ہوتے ہوئے وقتی طور پر گناہ کے بعض پہلوؤں سے متاثر ہو جائے جن میں کشش بھی پائی جاتی ہے تو ایسا شخص بار بار توبہ کرتا ہے۔ اور سنبھلتا ہے۔ مگر غیبت کرنے والوں میں میں نے یہ چیز نہیں دیکھی۔ لوگ بسا اوقات مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں ہم سے یہ جرم ہو گیا۔ فلاں غلطی ہو گئی بعض اوقات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ بعض دفعہ اشارتاً باتیں کرتے ہیں جو سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر مجھے یاد نہیں کہ کسی نے یہ کہا ہو کہ مجھ سے غیبت ہو گئی ہے۔ اللہ معاف کرے۔ بڑا گند کیا ہے میں نے۔ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھا بیٹھا ہوں۔ اور اب مجھے کراہت ہے۔ متلی ہو رہی ہے۔ خدا کے لئے دعا کریں۔ اللہ اس کے بدنتیجے سے مجھے محفوظ رکھے۔ کبھی آپ میں سے کسی کے ساتھ ایسا اتفاق ہوا ہو تو مجھے بتائیں۔ میرے ساتھ نہیں ہوا۔

یہ مطلب ہے میرا کہ ذوق بدل چکے ہیں۔ جہاں ذوق بدل جائیں وہاں گناہ کی نحوست کا احساس نہیں رہتا۔ اور ایسا شخص نصیحت سن کر بار بار وہی ٹھوکر کھاتا ہے لیکن اگر وہ خود اپنے آپ کو اس بھائی کی جگہ رکھے جس کا گوشت کھایا جارہا ہے۔ پھر شائد وہ اس بات کو بہتر سمجھتا ہو اور اس شرمندگی کو یاد کرے جب ایسا شخص جس کی غیبت ہو رہی ہو اچانک کمرے میں داخل ہو جاتا ہے کیسی کھسیانی ہنسی ہنستے ہیں وہ سارے مجلس والے۔ کیسے پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا تاثر غلط ثابت کرنے کے لئے پھر جھوٹ بھی بولنے لگ جاتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے تھے۔ ہم تو وہ کہہ رہے تھے۔ اور پھر جب الگ ہو جاتے ہیں تو آپس میں خوب ہنستے ہیں۔ شرمندگی کی ہنسی کہ آج ہم سے خوب ہوا جس کی باتیں کر رہے تھے وہی پہنچ گیا۔ یہ سب جرم کی نشانیاں ہیں ان کا ضمیر گواہی دیتا ہے کہ جرم کر رہے تھے۔ ورنہ یہ حرکتیں نہ ہوتیں بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی کے متعلق بات کر رہا ہے مگر نیت اور ہے۔ پاک نیت سے سمجھانے کی خاطر کر رہا ہے۔ وہ پیچھے بیٹھا سن رہا ہے۔ علم میں بھی آجائے تو کوئی خجالت نہیں ہوتی بلکہ انسان چونکہ نیک نیتی سے اچھے رنگ میں بات کر رہا ہے۔ اسے شرمندگی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ مگر یہ واقعہ ہے۔ درست ہے اور اس چیز کا قطعی یقین کہ اس وقت نیت میں گناہ نہیں ہے یا اس وقت وہ غیبت نہیں کر رہا۔ یہ بات درست ہے آسانی سے مل جاتا ہے ایسا شخص اپنے دفاع میں کچھ نہیں ایسی بات کہہ سکتا جو اس کے بیان کو غلط کہے اور چونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا تعلق مجھ سے درست ہے اور نیت بگڑی ہوئی نہیں ہے اس لئے اس کے نتیجہ میں نفرت اور دوری بھی پیدا نہیں ہوتی۔

نصیحت کب اور کس طرح کرنی چاہئے اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے خطبہ میں مزید فرماتے ہیں:-

دیکھیں اگر آپ گندم بیجنے کے موسم میں خریف کے کھیت بونے کی کوشش کریں تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ جو ربیع کی فصلوں کا وقت ہے اس میں ربیع کی فصلیں ہی کام آتی ہیں۔ جو خریف کی فصل کی کاشت کا وقت ہے اس میں خریف کی فصلیں ہی کاشت کی جاتی ہیں حالانکہ زمین وہی ہے اور بظاہر موسم بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جب سردیوں سے گرمی میں داخل ہوتے ہیں تو بظاہر موسم تو ویسا ہی ہے جیسا کہ گرمیوں سے سردیوں میں داخل ہوتے وقت فضا ویسے ہی درمیانے درجے کی خنک یا گرم۔ ویسی ہی اس کے اندر خاص قسم کی اثر انداز باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ کیا ہے ہم ان کی تفصیل نہیں بیان کر سکتے۔ مگر گرمی سے سردی میں داخل ہو رہے ہوں یا سردی سے گرمی میں داخل ہو رہے ہوں۔ فضا کی لہریں تقریباً ویسا ہی دل پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور ٹمپریچر اگر دیکھا جائے تو تھرمامیٹر کے ذریعے تو اس میں بھی کم وبیش ویسے ہی ٹمپریچر یا درجہ حرارت نظر آئیں گے جیسے چھ مہینے پہلے کے موسم میں تھے۔ غرضیکہ انسان اپنے معائنے کے ذریعے کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود کچھ فرق ہیں اور بیج ان کو پہچانتے ہیں زمین ان کو پہچانتی ہے۔ اور وہ لوگ جو تجربہ سے جانتے ہیں اور اس بحث میں نہیں پڑتے کہ یہ فرق کیا ہے ان کو یہ پتہ ہے کہ ربیع کے موسم میں ربیع کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ خریف کے موسم میں خریف کی فصلیں کاشت کرنی ہیں۔

پس اسی طرح انسانی طبیعتوں کا حال ہے۔ بعض خاص اوقات قوموں پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض خاص حالات افراد پر آتے ہیں جب خاص قسم کی نصیحتیں ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور یہ گہرے مطالعہ کا مضمون ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ بھی ودیعت کر دیا ہے کہ فلسفیاتی لحاظ سے آپ اس مضمون کی باریکی کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر یہ جان لیتے ہیں کہ کوئی کس موڈ میں ہے۔ اس سے یہی بات کرنی چاہئے۔ اس کے چہرے پر غم کے آثار ہیں تو کسی بہت بڑے فلاسفر کی ضرورت تو نہیں۔ کہ ان غم کے آثار کا باریکی سے مطالعہ کرے اور پھر یہ فیصلہ کرے کہ لطیفے کی بات کرنی مناسب ہے کہ نہیں مناسب۔ غم کی مجلس میں کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کئی دفعہ فکر سے بھی ایسے اثر ظاہر ہو سکتے ہیں جیسے غم کے ہیں۔ لیکن چہرے کا مزاج بتا دیتا ہے کہ اس وقت کیسی بات کرنی ہے۔ اور کیسی نہیں کرنی۔

پس نصیحت میں یہ ساری باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ کئی دفعہ کسی کی موجودگی یا عدم موجودگی کا بھی نصیحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ بھری مجلس میں آپ ایک بات کہیں تو اس کا اور ردعمل ہوتا ہے۔ الگ بات کریں تو اور ردعمل ہوتا ہے۔ جرمنی سے مجھے کسی نے ایک ٹرکش میٹنگ کے متعلق لکھا تھا کہ ہم نے بہت سے ٹرکش احباب بلائے اور جیسا کہ آپ نے کہا تھا ٹرکش علماء کو بھی بلایا اور جب ہم نے (دعوت الی اللہ) کی گفتگو شروع کی تو ٹرکش عالم صاحب چونکہ ان کو جواب نہیں آتا تھا۔ اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گئے۔ اب یہ ایک مثال ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ نصیحت کا مضمون کتنے گہرے باریک مطالعہ کو چاہتا ہے۔

میں نے ان کو یہ نہیں کہا تھا کہ آپ ٹرکش علماء کو ان کے مریدوں کی موجودگی میں بلا کر ان سے بات کریں۔ میں یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان لوگوں میں ایک انانیت پائی جاتی ہے۔ تقویٰ کا وہ اعلیٰ معیار نہیں ہے اگر یہ دیکھیں گے کہ ہمارے مریدوں کے سامنے ہماری سبکی ہو رہی ہے۔ تو سب کو ساتھ لے کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور چاہے کلام الٰہی کی دلیل سے ہار کھا رہے ہوں اور ان کا نفس اپنے کو ذلیل ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے پس حکمت کے تقاضے بہرحال پورے کرنے ہیں اور نصیحت کرتے وقت حکمت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا سب سے ضروری ہے۔ کیونکہ نصیحت میں اپنی ذات میں ایک ایسی بات پائی جاتی ہے کہ سننے والا طبعاً اس کے خلاف ردعمل دکھائے گا۔ پس ایسی طرز سے نصیحت کرنا کہ اس کے ردعمل کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ اور طبعی منافرت کے باوجود وہ شخص نصیحت کو قبول کرے یہ ایک فن ہے جو حضرت (-) کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔

غیر معمولی اثر کرنے والی نصیحت ہوتی تھی آنحضور ﷺ کی اور بظاہر اس نصیحت کو کسی فصیح و بلیغ کلام سے سجایا نہیں گیا۔ مگر عام سادہ جملے بھی دلوں میں ڈوب جاتے تھے۔ اور حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا کر دیتے تھے۔ دیکھنے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ کلام مرصع نہیں۔ کوئی خاص سجایا نہیں گیا۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت کی تعریف سے ایسا شخص ناواقف ہوتا ہے۔ فصیح و بلیغ کلام کی تعریف یہ ہے کہ موقع و محل کے مطابق ہو۔ پس وہی نصیحت فصیح و بلیغ ہے جو بظاہر الفاظ سے مرصع نہ ہو اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

مطالعہ کے انداز بھی جدا جدا ہیں اور کسی کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد اس کی داد دینے کے انداز بھی جدا جدا ہیں۔ ایک مصنف نے بڑے شوق سے اپنی ایک کتاب جو حال ہی میں طبع ہو کر آئی تھی۔ اپنے ایک گہرے دوست کو دی۔ اور اس امید کا اظہار کیا کہ آپ اسے اچھی طرح پڑھ کر اپنے خیال سے آگاہ کریں گے۔ جن صاحب کو یہ کتاب دی گئی تھی انہوں نے کچھ دنوں کے بعد کتاب واپس کی تو کہا کہ بخدا آپ نے تو کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ بہت اچھی کتاب ہے۔ بہت پڑھی جائے گی اور بہت دیر تک پڑھی جائے گی۔ میں نے اس کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھا ہے اور مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی ہے۔ جب یہ داد دے کر وہ صاحب واپس چلے گئے تو مصنف نے دیکھا کہ ابھی اس کتاب کے بہت سے ورق پھاڑے بھی نہیں گئے تھے۔ یعنی الگ الگ نہیں کئے گئے تھے۔ ہوتا ہے نا کہ بعض اوقات کتاب چھپنے کے بعد جب اس کی جلد بندی کی جاتی ہے تو صحیح طور پر کاٹی نہ جانے کی وجہ سے اس کے بعض اوراق آپس میں جڑے رہتے ہیں اور جو اوراق جڑے رہتے ہیں ان کے پڑھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مصنف صاحب نے دیکھا کہ کتاب کے تو ورق بھی الگ الگ نہیں کئے گئے۔ انہوں نے ساری کتاب کیسے پڑھ لی اور پھر بغیر پڑھے ایسی داد کیسے مرحمت فرما دی۔ بہرحال یہ بھی پڑھنے کا ایک طریق ہے۔ بعض لوگ اسی طرح پڑھتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور دوست نے بتایا کہ ان کے ایک بزرگ جن کے ساتھ وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ انہیں کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دیتے اور جب انہیں کوئی کتاب مطالعہ کے لئے دیتے تھے اور کتاب واپس کی جاتی تھی تو وہ پوچھتے تھے۔ پڑھی ہے یہ کتاب؟ اور جنہیں کتاب مطالعہ کے لئے دی جاتی تھی وہ کہتے تھے۔ ہاں دیکھی ہے۔ دو چار دفعہ ایسا ہونے کے بعد اس بزرگ نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے کتاب پڑھی ہے یا نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ میں نے کتاب دیکھی ہے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ اگر آپ یہ سمجھیں کہ میں اسے لفظاً لفظاً پڑھوں گا تو یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن میں نے اس کتاب کو اس طرح دیکھا ہے کہ اس کے تمام موضوعات میرے سامنے آگئے ہیں۔ میں آپ کی دی گئی کتاب لفظاً لفظاً نہیں پڑھا کرتا۔ لیکن اس کے ورق الٹ پلٹ کر دیکھتا ہوں۔ بعض جگہوں سے کچھ فقرے پڑھتا بھی ہوں۔ بعض پیراگراف پڑھتا ہوں لیکن کئی پیراگراف مجھے چھوڑنے پڑتے ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ میں نے دیکھی ہے آپ پوچھتے ہیں پڑھی ہے۔ میرا جواب ہوتا ہے دیکھی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے انہیں ایک اور بات یاد آگئی۔ اور وہ یہ کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک تقریب کے موقعہ پر فرمایا کہ

"حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) رات کو سونے سے پہلے گیارہ سو صفحات پڑھ سکتے تھے۔ یہ ان کی مشق کا نتیجہ تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے بھی اس سلسلہ میں مشق کی ہے میں آٹھ سو صفحات پڑھ لیتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بتایا کہ پڑھنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ایک لفظ پڑھا جائے۔ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح پڑھا جائے کہ اس کے تمام موضوع سامنے آجائیں۔ ہو سکتا ہے تین پیروں میں سے ایک پیراگراف پڑھ کر پتہ چل جائے کہ اگلے دو پیراگراف میں کیا لکھا ہے۔ پھر ان پیراگرافس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ واقعی جو لوگ زیادہ پڑھتے ہیں۔ جنہیں بہت زیادہ مطالعہ کرنا پڑتا ہے وہ اسی طرح پڑھتے ہیں یہ نہیں کہ وہ ہر لفظ پڑھیں۔ اگر ہر لفظ پڑھا جائے تو یقیناً سونے سے پہلے آٹھ سو صفحات تو کیا ایک سو صفحات بھی نہیں پڑھے جا سکتے لیکن مشق بھی ہو جاتی ہے اور ذوق بھی اس بات میں مدد دینے لگتا ہے کہ کس کتاب کا کون سا حصہ پڑھنا ہے اور کون سا حصہ چھوڑ دینا ہے یہ بات ایک ضمنی سی تھی۔ مگر تھی بہت اہم۔

گزشتہ دنوں دفتر میں ایک شخص نے کہا کہ فلاں صاحب جو خاصے بڑے عہدہ دار ہیں کہنے لگے آپ لوگ کیا لکھتے ہیں۔ آپ نے فلاں شخص کو فلاں عہدے پر فائز لکھا ہے حالانکہ وہ تو اس عہدے پر کبھی فائز ہی نہیں رہے کہنے لگے کہ میں شام کو ایک اور دوست سے ملا وہ بھی تقریباً ویسے ہی بڑے عہدہ دار تھے انہوں نے بھی یہی بات کہی۔ میں بڑا حیران ہوا۔ جب تیسرے شخص نے مجھ سے یہ کہا تو میں نے پوچھا آپ نے خود پڑھا ہے یا کسی سے سنا ہے۔ کہنے لگے پڑھا تو نہیں لیکن سنا ہے اور سنا بھی ایک ایسے شخص سے تھا جو پہلے دونوں اشخاص کی نسبت زیادہ معتبر نہیں تو ان جتنا معتبر ضرور تھا۔ کہنے لگے یہ باتیں سن کر میں نے پرچہ اٹھایا اور اس مضمون کو جس کا ذکر تھا لفظاً لفظاً پڑھا لیکن اس میں یہ بات نہیں تھی۔ میں حیران ہوا۔ ہوا اس طرح کہ اس میں ایک شخص کی وفات پر ایک ادارے کے پرنسپل کا ایک مضمون تھا۔ اور لکھا ہوا تھا کہ اس ادارے کے پرنسپل نے یہ بھی کہا کہ جب وہ شخص جو فوت ہو گئے تھے۔ اس ادارے کے طلباء کا نتیجہ دیکھتے تو مجھے داد دیتے اور کہتے کہ میں ادارے کے طلباء کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتا ہوں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانا ہے۔ پس میں انہیں دعائیں دیتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بابرکت کامیابیاں عطا کرے۔ یہ خود تو پرنسپل نہیں تھے لیکن پرنسپل صاحب کو داد دینے کی وجہ سے مضمون پڑھنے والے بعض دوستوں نے سمجھا کہ ان کو پرنسپل لکھ دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ پرنسپل نہیں ہیں۔ خیر بات تو کوئی اتنی اہم نہیں لیکن اہم ہے بھی۔ اگر آپ کچھ پڑھتے ہیں اور اچھی طرح نہیں پڑھتے تو یقیناً آپ کو غلطی لگ سکتی ہے آپ خلط مبحث کر سکتے ہیں۔ کسی کی بات کسی اور کے ذمہ لگا سکتے ہیں اور اگر کسی سے آپ اس کا ذکر کریں گے اور وہ آپ کو بتائے گا کہ آپ نے ٹھیک طرح پڑھا نہیں تو یقیناً آپ کے لئے یہ بات خفت کا باعث ہو سکتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ جو کچھ بھی پڑھیں اچھی طرح پڑھیں۔ غور سے پڑھیں اور اپنے ذہن میں یہ بات محفوظ رکھیں کہ اس میں لکھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح طریق پر پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یادرفتگان

محمود احمد ملک اسلام آباد برطانیہ

محمد حلمی الشافعی

روزنامہ "الفضل" ربوہ کی 28- فروری 96ء کی اشاعت میں محترم محمد حلمی الشافعی صاحب کا ذکر خیر کیا گیا ہے اور شائع شدہ مضمون خدام الاحمدیہ برطانیہ کے مجلّہ "طارق" سے لیا گیا ہے جس کی ایک گزشتہ اشاعت میں ان کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ چونکہ یہ انٹرویو خاکسار نے کیا تھا اس لئے ان کی وفات کے بعد یہ چند سطور تحریر ہیں۔

السید محمد حلمی الشافعی۔ ایک ایسی بزرگ ہستی جن کے ساتھ میری ابتدائی ملاقاتوں کا آغاز جوبلی کے سال 1989ء میں ہوا اور ان ملاقاتوں میں آپ کی جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ امامت احمدیہ سے آپ کا والہانہ لگاؤ تھا۔ اس ذکر کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں کی چمک اور آپ کی آواز کا زیر و بم اس عشق کی عکاسی کرنے لگتا تھا جو آپ کے سینہ میں امامت کے لئے موجزن تھا۔

محترم حلمی صاحب نے وفات سے چند ہفتے قبل خدام الاحمدیہ برطانیہ کے مجلّہ "طارق" کے لئے ایک انٹرویو دیتے وقت برطانیہ کے خدام کے نام اپنے پیغام میں فرمایا تھا "میرا یہی پیغام ہے کہ خدام کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصائح اور ہدایات کو غور سے سننا اور ان پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا ان کی روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے اور دراصل آج جو کچھ حضرت صاحب فرما رہے ہیں' یہی دین حق کا مغز ہے۔" یہ پیغام دیتے ہوئے آپ کے چہرے پر پھیلی ہوئی سچائی میں آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔

میری ان سے آخری ملاقات ان کی وفات سے دو گھنٹہ قبل کمپیوٹر سیکشن میں ہوئی جہاں وہ افطاری میں بھی ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی شگفتگی کے ساتھ کمزوری کے آثار بھی تھے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد سے وہ خود کار ڈرائیو کر کے لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا اتنا بوجھ تو آپ کو خود پر ابھی نہیں ڈالنا چاہئے تھا۔ پھر میرے پوچھنے پر بتانے لگے کہ سات مختلف ادویات ان کے استعمال میں ہیں اور حضرت صاحب نے جو ہومیو دوائیں بھجوائی ہیں وہ علاوہ ہیں اور ان کے آنے کا مقصد حضرت صاحب سے ملاقات ہے جو شام 6- بجے ہو گی۔ دراصل یہ بھی ان کی محبت ہی تھی کہ ملاقات کے شوق میں وہ خود کار چلا کر لندن پہنچے اور دو ہفتہ پہلے ڈاکٹرز سے اصرار کر کے مصر سے لندن پہنچے...... کمپیوٹر سنٹر میں ہی باتیں کرتے ہوئے محترم حلمی صاحب نے اپنا ایک خواب جو اپنی بیماری کے دوران ہی دیکھا تھا' یوں بیان کیا کہ وہ ایک کار میں اپنی فیملی کے ساتھ جا رہے ہیں تو سامنے سے ایک ٹرین آتی ہوئی دکھائی دی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کار کو بڑی مشکل سے کوشش کر کے ایک سائیڈ پر کر لیا اور ٹرین قریب سے گزر گئی اور آپ سب محفوظ رہے۔ پھر آپ کہنے لگے کہ غالباً ٹرین سے مراد یہی بیماری ہے جو تھوڑی سی مشکل کے بعد گزر گئی ہے۔

محترم حلمی صاحب نے انٹرویو دیتے ہوئے یہ بھی بتایا تھا کہ ان کے قبول احمدیت میں خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل یوں تھا کہ محترم مصطفیٰ ثابت صاحب نے جب آپ کو دعوت شروع کی تو گو کہ محترم حلمی صاحب اس گفتگو کو پسند نہ کرتے تھے لیکن خوش قسمتی سے دونوں ایسے صحرا میں ملازم تھے جہاں اوقات کار کے بعد باتیں کرنے کے علاوہ کوئی اور شغل ممکن نہ تھا اور نہ ہی کوئی شہر قریب تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے مجبور کر دیا کہ یہ گفتگو ممکن ہوئی۔

قبول احمدیت کے بعد محترم حلمی صاحب کا اپنے والد کو احمدیت کے بارے میں بتانے کا طریقہ بھی بہت پر حکمت تھا۔ چونکہ آپ کے والد بھی ممتاز علماء میں سے ایک تھے اس لئے جب آپ گھر گئے تو حضرت بانی سلسلہ کی کتاب "..... اصول کی فلاسفی" اپنے ہمراہ لے گئے اور اپنے والد کو کتاب میں منتخب عبارات پڑھ کر سنائیں۔ آپ کے والد اتنا اعلیٰ کلام سن کر بہت متاثر ہوئے اور دین حق کی حمایت میں ایسی کتاب لکھنے والے کی تعریف کی۔ تب محترم حلمی صاحب نے ان سے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام احمد فرخ / صوفی محمد رفیع

مکرم میر حمید اللہ صاحب

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے مکرم میر حمید اللہ صاحب کے بارے میں تحریر فرمایا:-

محترم میر حمید اللہ صاحب کے بعض حالات الفضل میں شائع ہو چکے ہیں- میں ان کے بعض خاص اوصاف کا ذکر کرنا چاہتا ہوں- آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے- آپ کے والد کے دو بھائی میر محمد علی اور میر میراں بخش صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل تھے-

میر صاحب نے ریلوے کے برج ڈیپارٹمنٹ میں بالکل معمولی درجہ یعنی قلی کا کام شروع کیا اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے برج انسپکٹر کے معزز عہدے پر پہنچ گئے- آپ اپنے محکمہ میں ایک تجربہ کار' دیانت دار' اور مقبول کارکن تھے- اور مشکل سے مشکل کام سرانجام دینے کے لئے اعلیٰ آفیسرز کی طرف سے آپ کو منتخب کیا جاتا تھا- اور آپ پوری تندہی اور محبت اور فرض شناسی سے اپنے فرائض ادا فرماتے تھے- چنانچہ آپ کی وفات سے برج ڈیپارٹمنٹ کا ہر شخص چھوٹے سے لے کر بڑے تک ایک خلاء محسوس کر رہا تھا- جس کا پر کرنا آسان نہ تھا- آپ کا اپنے ماتحت عملہ سے نہایت مشفقانہ سلوک تھا اور وہ آپ کو مہربان باپ کی طرح سمجھتے-

آپ کی سادگی کا یہ حال تھا کہ شلوار اور پگڑی ہی ہمیشہ استعمال کرتے تھے- لباس اور کھانے میں تحریک جدید کے اصول پر پوری طرح عمل پیرا تھے- اپنی تنخواہ کو کفایت شعاری سے استعمال کرتے تھے- یہ سادگی اور کفایت شعاری محض اس لئے تھی کہ دینی تعلیم کے ماتحت اپنے خاندان کے مستحق عزیزوں کی اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالا سکیں-

صلہ رحمی کا مادہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا- جہاں بھی ہوتے ان کا گھر عزیزوں سے ہمیشہ بھرا رہتا تھا- اور اپنے بھائیوں کی اولاد اور دیگر عزیزوں کو اپنے ہاں رکھ کر تعلیم دلاتے اور ان کی تربیت اور اصلاح پر نہایت عمیق نگاہ رکھتے- آپ کا سلوک اپنے عزیزوں سے ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شخص محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ ان میں ان کا بیٹا کون سا ہے اور بھتیجا کون سا-

سلسلہ سے نہایت گہرا مخلصانہ تعلق تھا- حضرت امام جماعت احمدیہ سے تو آپ کو خاص عقیدت تھی- اپنے مال کا اکثر حصہ سلسلہ کی خدمت میں خرچ کرتے تھے- سرکاری کاموں سے جو بھی فرصت کا وقت ملتا- وہ دینی کاموں میں خرچ کرتے اور جو بھی دینی کام آپ کے سپرد کیا جاتا نہایت بشاشت سے اسے ادا فرماتے- دوستوں سے ملاقات اور بیماروں کی تیمارداری کرتے اور ان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے تھے-

دینی معلومات کافی وسیع تھیں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ رکھتے تھے- دعوت الی اللہ عمدہ طریق سے فرماتے اور مخاطب آپ کی گفتگو سے خاص اثر قبول کرتا تھا-

آپ کی جماعت کا نام جماعت برج ورکس تھا- اور آپ جہاں بھی جاتے یہ جماعت آپ کے ساتھ ہوتی تھی اور یہ ایک فعال جماعت تھی- جو سلسلہ کی تمام تحریکات میں پورا حصہ لیتی- اور ہر قسم کے واجبات کو ادا کرنے والی تھی- میر صاحب کی پہلی اہلیہ جو انہی کی طرح مخلص اور سلسلہ کی خادمہ تھیں- تین سال قبل کوئٹہ میں وفات ہوئی تھی- اسی اہلیہ سے آپ کی اولاد ہے جو دو لڑکیوں اور دو لڑکوں پر مشتمل ہے- اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جنت میں جگہ عطا فرمائے- اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں اور اخلاص کا وارث بنائے- آمین-

محترم میر حمید اللہ خان صاحب کے متعلق مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی- ایس- پی امیر جماعت احمدیہ خیرپور ڈویژن سکھر نے الفضل 5- جولائی 1959ء میں لکھا-

ہمارے محترم میر حمید اللہ خان صاحب جو بفضل خدا احمدیت کے ایک حقیقی شیدائی اور اس کا ایک قابل رشک نمونہ تھے- ہمیں بتاریخ 9 جون 1959ء ہمیشہ کے لئے اس دنیائے فانی میں داغ جدائی دے کر عالم بقا میں اپنے مولا کریم کے پاس چلے گئے- (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں-.........)

بتاریخ 3 جون 1959ء رات کو دس بجے کے قریب آپ میری عدم موجودگی میں جبکہ میں لاہور ضروری کام کے لئے روانہ ہو چکا تھا- فالج کے اچانک حملہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے- آپ کو کچھ عرصہ سے ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی وجہ سے تکلیف تھی- مگر عام طور پر صحت بفضل خدا ٹھیک تھی- اور علاج جاری تھا- اور اپنی ملازمت کے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے تھے-

آپ کی پنشن کا وقت بھی بالکل قریب آ رہا تھا- اور اسی سال کے اندر ریٹائر ہو رہے تھے- مگر چونکہ اپنے کام کے کافی ماہر تھے لہٰذا ان کا محکمہ ان کے کام کی قدر کرتے ہوئے ان کی ملازمت میں توسیع کرنے پر غور کر رہا تھا-

وطن کے لحاظ سے ضلع گجرات کے موضع شیخ پور کے رہنے والے تھے- ان کے دادا صاحب کے برادر محترم بزرگ حضرت میراں بخش صاحب جو شیخ پور کے رئیس تھے- اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے- ان کی سرپرستی میں ان کی پرورش ہوئی- حضرت شیخ میراں بخش صاحب سے میرے مراسم کافی عرصہ سے تھے- میں ابھی سب انسپکٹر پولیس تھا کہ وہ ہمارے گاؤں جلال پور جٹاں میں میرے چچا صاحبان کے ٹال پر ان سے ملنے کے لئے آیا کرتے تھے- اور وہیں میرا ان سے تعارف ہوا تھا- آپ بڑے پاکیزہ شکل کے بزرگ تھے- اور بڑے وجیہہ اور دنیاوی لحاظ سے بڑے خوش بخت انسان تھے- ان کے ذریعہ جماعت کو بفضل خدا ان کے حلقہ میں کافی وسعت ملی-

جب میں رخصت پر اپنے گاؤں جاتا تو ان کی ملاقات کے لئے ان کے ہاں جاتا اور وہ بھی مہربانی فرما کر کبھی میرے پاس تشریف لے آتے- آپ ایک کمید رنگ کی قد آور گھوڑی پر سواری کیا کرتے تھے- احمدیت اب ان کے طفیل ان کی چوتھی پشت میں پہنچ چکی ہے اور خدا کے فضل سے خوب پھل لا رہی ہے-

بدوران ملازمت میر حمید اللہ خان صاحب سے سال 1937ء میں جب میں کوٹری ریلوے تھانہ پر سب انسپکٹر ریلوے پولیس تھا اور خانصاحب شیخ نعمت اللہ خان صاحب وہاں ریلوے برج انسپکٹر تھے- اور وہیں ان کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جماعتی لحاظ سے عبادات اور دوسرے اجلاس کے لئے بھی ہمارا مرکز تھا تعارف ہوا- بعد میں کوئی خاص موقعہ ملاقات کا نہ مل سکا- آخر 1946ء میں بطور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر تبدیل ہو کر آیا- اور حسب الحکم امام جماعت الثانی یہیں رہ پڑا تو کچھ عرصہ بعد آپ یعنی میر صاحب بھی برج انسپکٹر مقرر ہو کر اس جگہ آ گئے اور پھر میرے ہاں سے تبدیل ہو کر ہمارے اجلاس ان کے ہاں ہونے شروع ہو گئے-

اول اول صوبہ سندھ کے امیر محترم خان صاحب شیخ نعمت اللہ خان صاحب مقرر ہوئے بعد میں جب وہ تبدیل ہو کر پنجاب میں دریائے بیاس پر چلے گئے تو محترم ڈاکٹر حاجی خان صاحب جو بعد میں سول سرجن ہو کر ریٹائر ہوئے امیر مقرر ہوئے- ان کے دوران امارت میں قاضی کے فرائض کی ادائیگی کے لئے مجھے منتخب کیا گیا- مگر 1952ء میں جب وہ ریٹائر ہونے کے کچھ عرصہ بعد کراچی تشریف لے گئے تو امارت کا قرعہ خاکسار کے نام پڑا- اور قضاء کے کام کے لئے مولوی عبد السلام صاحب اور میر حمید اللہ خان صاحب کو چنا گیا-

صوبہ سندھ میں علاقے کی وسعت اور جماعتوں کے ساٹھ سے اوپر تجاوز کرنے کی وجہ سے امارت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی- یعنی خیرپور اور حیدر آباد ڈویژن میں تو حضرت امام جماعت الثانی نے خاکسار کو خیرپور ڈویژن کے لئے قائم رکھا جو اب تک جاری ہے (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

میر صاحب بفضل خدا بڑے سنجیدہ مزاج معاملہ فہم اور نفسیات کے سمجھنے والے تھے- آپ جماعتی کاموں میں خاص طور پر انتظامی معاملات کی سرانجام دہی میں مجھے بازوئے راست کا کام دیتے تھے- اور معاملات کے سلجھانے میں میرے بڑے حقیقی معاون اور ممد تھے- اللہ تعالیٰ ان کو اس تمام نیکی کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنی وسیع جنت میں خاص جگہ نصیب کرے- آمین ثم آمین-

آپ احمدیت کے سچے عاشق اور حقیقی نمونہ تھے- آپ نے اپنے بس کے مطابق کبھی کسی قسم کی خدمت کرنے میں کوتاہی نہیں کی تھی- ریلوے برج کی جماعت خانصاحب شیخ نعمت اللہ خان صاحب کے وقت سے چلی آ رہی تھی- اس کی قیادت اب یہ کر رہے تھے اور پوری طرح سے کر رہے تھے-

یہ ایک تاریخی یادگار ہے جو احمدیت کی دنیا میں رہتی دنیا تک قائم رہے گی اور اس کی وجہ سے ان کا نام بھی روشن رہے گا- اپنے محکمہ کے علاوہ- ریلوے کے دوسرے ملازمین میں بھی جن سے آپ کا واسطہ پڑا بڑے مقبول اور ہردلعزیز تھے- سلسلے کے لئے غیرت مند تھے- اور ہر رنگ میں اس کی خدمت کرنا اپنا فرض عینی سمجھتے تھے- آپ کے لڑکے لڑکیاں بھائی سب بفضل خدا احمدی ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل فرمائے- اور آپ ہی کی طرح احمدیت کا سچا خادم بنائے-

حلقہ خیرپور خاص کو سکھر میں جو ان کی وفات پر خلا واقع ہو گیا ہے- مولا کریم کوئی نعم البدل عطا فرما کر اس کو پر فرمائے- آپ کو فی الحال امانتاً سکھر میں ہی دفن کیا گیا ہے- بعد میں ان کا تابوت (اللہ نے چاہا تو) ربوہ منتقل کیا جائے گا-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو (بخشش) طلب کرو- (عبادات) کو درست کر کے پڑھو- ناجائز کاموں سے بچو- میں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے-

یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے- یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے- توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں_ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں- وہ بہت خطرناک حالت میں ہے- پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو- اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا- پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30534 میں امتہ الحفیظ بیوہ شیخ عبدالمنان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار نوشہرہ کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 2500 روپے اور زیورات طلائی وزنی 5 تولہ 5 ماشہ مالیتی 22 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ مکان نمبر1099 صدر بازار نوشہرہ کینٹ گواہ شد نمبر1 ارشاد احمد خان مربی سلسلہ نوشہرہ کینٹ گواہ شد نمبر2 ارشد محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر30535 میں امتہ العلی زینوبیہ احمد بنت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت احسان دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العلی زینوبیہ احمد بیت احسان دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر مرزا مبشر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا عمر احمد وصیت نمبر19015 چچا موصیہ۔

مسل نمبر30536 میں محمد شریف گھمن ولد حمید احمد گھمن قوم گھمن پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر T.D.A/347 ضلع لیہ حال طاہر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 00-1772 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف گھمن کارکن دارالضیافت ربوہ گواہ شد نمبر1 افتخار احمد گوندل وصیت نمبر22830 گواہ شد نمبر2 طاہر اقبال پراچہ 4/10 دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر30537 میں فائزہ اشرف بنت محمد اشرف صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر1/6 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھیاں دو عدد مالیتی 00-3800 روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فائزہ اشرف 1/6 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اشرف والد موصیہ گواہ شد نمبر2 عمران اشرف 1/6 دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر30538 میں نبیلہ سفیر زوجہ قریشی سفیر احمد صاحب مربی سلسلہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/16 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار روپے اور طلائی انگوٹھی وزنی نامعلوم مالیتی پانچ صد روپے (2) سیٹ چاندی وزنی دو تولہ (3) حق مہر پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نبیلہ سفیر 2/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 سلطان محمود انور وصیت 15195۔ گواہ شد نمبر2 سفیر احمد قریشی مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30539 میں راغب ضیاء الحق ولد نورالحق مظہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-2-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راغب ضیاء الحق ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر23648 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر30540 میں صداقت احمد بھٹی ولد محمد خان بھٹی نمبردار قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 1996-2-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صداقت احمد بھٹی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 رانا عبدالسلام وصیت نمبر12503 گواہ شد نمبر2 محمود احمد شاد وصیت نمبر28247۔

مسل نمبر30541 میں مرزا الیاس احمد وقار ولد مرزا مختار احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/36 فیکٹری ایریا ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا الیاس احمد وقار 5/36 فیکٹری ایریا ربوہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر23648 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالسلام مبشر صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر اسلام آباد کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالمنان بدر صاحب کے دل کا اپریشن مورخہ 20- مارچ کو آرمی ہسپتال (AFIC) راولپنڈی میں ہوا۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید 26- اپریل 96ء کو منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1996ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 26- اپریل 96ء بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 26- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

داخلہ پروفیشنل کمپیوٹر کورسز

○ شعبہ ریاضی پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس لاہور نے ڈیٹا بیس مینیجمنٹ، فوکس پرو ہمراہ کمپیوٹر اور یننیشن وورڈ پراسسنگ سپریڈ شیٹ مینیجمنٹ (لوٹس 3-2-1) ہمراہ کمپیوٹر اور یننیشن ایوننگ سرٹیفکیٹ کورس میں داخلہ کے لئے درخواست دینے کا اعلان کیا ہے۔

کم از کم تعلیمی قابلیت ایف اے / ایف ایس سی درخواست دینے کی آخری تاریخ مورخہ 6- اپریل 96ء

داخلہ ایرونائیکل انجنیئرنگ (Aeronautical Engineering

○ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کارپوریشن نے B.Sc ایرونائیکل انجنیئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) درخواست دہندہ کا F.Sc پری انجنیئرنگ مضامین کے ساتھ ہونا ضروری ہے (کم از کم 70 فی صد نمبر علاوہ NCC)

(2) ساڑھے تین سال کی ٹریننگ کے بعد B.Sc ایرونائیکل انجنیئرنگ کی ڈگری دی جائے گی۔

(3) ٹریننگ مکمل ہونے پر بطور ٹرینی انجنیئر بھرتی ہوگی

(4) تمام تعلیمی اخراجات PIA برداشت کرے گی۔ میس (Mess) کے اخراجات طالب علم کو برداشت کرنے ہوں گے۔

(5) داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا ہوگا اور میرٹ F.Sc میں حاصل کردہ نمبر- ٹیسٹ رزلٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر بنایا جائے گا۔

(6) درخواست دہندہ کی عمر 31 مارچ 96ء تک 19 سال سے زیادہ نہ ہو۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24- اپریل 96ء۔ (نظارت تعلیم)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک ممد ہوتے ہیں لہٰذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت گیٹ کیپر

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں فوری طور پر گیٹ کیپر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو ریٹائرڈ فوجی ہوں اور جن کی عمر 40 سے 50 سال کے درمیان ہو۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں جمع کروادیں۔ انٹرویو مورخہ 96-3-31 بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں ہو گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں، ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت لائف گارڈ

○ ماہ اپریل 1996ء میں سوئمنگ پول کھل رہا ہے۔ اس عرصہ میں سوئمنگ کے دوران لائف گارڈ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات مکرم صدر صاحب محلّہ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں انچارج سوئمنگ پول کے نام سوئمنگ پول پر جمع کرادیں۔ ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 3

ظاہری الفاظ کی سجاوٹ اس میں نہ پائی جائے مگر اس کے اندر Penetrate ہونے کی سرایت کرنے کی صلاحیت پائی جائے۔ وہ چند سادہ الفاظ بڑے بڑے فصیح و بلیغ کلام پر بھی فوقیت لے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا یہی انداز تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اتنا گہرا اثر ہوتا تھا کہ وہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں۔ یہ جو میں نے کہا ہے کہ دل سے نکلتی تھیں اور دلوں میں ڈوب جاتی تھیں یہ اس کا سب سے اہم پہلو ہے۔ کیونکہ وہ نصیحت جو دل سے نہ نکلے وہ دلوں میں ڈوبنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتی۔

آنحضرت ﷺ کی ہر نصیحت دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل تک پہنچتی تھی۔ دوسری اہم بات آپ کی نصیحتوں میں یہ ملتی ہے کہ آپ کی ہر نصیحت آپ کے کردار سے ہوتی تھی۔ صرف دل سے نہیں ہوتی تھی۔ آپ کے کردار سے ہوتی تھی۔ اور کردار پر اثر انداز ہو جایا کرتی تھی۔ زندگی بھر آپ نے کبھی کوئی ادنیٰ سی بات بھی ایسی نہیں فرمائی جو آپ کے کردار کا ایک لازمی حصہ نہ ہو۔ اور کسی ایسی بدی سے نہیں روکا جس سے آپ کا نفس پاک نہ ہو۔

پس نصیحت کے لئے جو سب سے زیادہ موثر دو محرکات ہیں وہ آپ کی نصیحتوں میں ملتے تھے۔ اول یہ کہ دل سے اٹھتی تھی اور لازماً دل پر اثر انداز ہوتی تھی۔ پھر کردار سے اٹھتی تھی اور لازماً کردار پر قبضہ کر لیتی تھی۔ پس ان دو پہلوؤں سے اپنی نصیحتوں کو طاقت عطا کریں۔ آنحضرت ﷺ کی چند خاص نصیحتوں پر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ یہ وہی سلسلہ ہے جو میں نے پہلے سے شروع کر رکھا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

پوچھا کہ ایسی عبارت لکھنے والے کا آپ کے نزدیک کیا درجہ ہے۔ ان کے والد نے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور مضمون نگار کو خراج عقیدت پیش کیا۔

محترم حلمی صاحب بہت نرم مزاج رکھتے تھے، ان کے قریب رہنے والوں نے شاذ ہی انہیں کسی بات پر غصہ کی حالت میں دیکھا ہے۔ ان کے انداز میں دلوں کو موہ لینے والی ادائیں شامل تھیں۔ گزشتہ سال اسلام آباد جماعت نے سنڈے مارکیٹ میں ...... سٹال لگایا تو ہماری خواہش پر محترم حلمی صاحب بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ کی شخصیت بہت جاذب اور پرکشش تھی چنانچہ جتنا وقت بھی آپ وہاں موجود رہے عربوں کے لئے کشش کا باعث اور ہمارے سٹال کی رونق رہے۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے کئی عربوں نے آپ کے علم سے استفادہ کیا اور بعض سے مستقل رابطہ کے لئے بھی تعلق قائم ہوا۔

جہاں تک محترم حلمی صاحب کی محنت کی عادت کا تعلق تھا وہ یقیناً قابل رشک تھی۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ عربک ڈیسک کے دفتر میں بھی قیام فرما رہے۔ آپ کی فیملی مصر میں ہی تھی اور یہاں آپ اکیلے تھے۔ چنانچہ کام اور آرام کا انتظام دفتر میں ہی تھا، دفتر کے ہی ایک کونہ میں بستر لگا رکھا تھا۔ میرا قیام ان دنوں آپ کے دفتر کے سامنے ایس۔ بلاک میں تھا اور مجھے یاد ہے کہ روزانہ رات گئے تک آپ کے کمرہ میں روشنی آپ کی انتھک محنت اور خدمت دین کے لئے سچی تڑپ کا پتہ دیتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف ٹکر نہیں لی بلکہ اس پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں تین عارضی ججوں کو مستقل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ مستقل چیف جسٹس صاحبان کا تقرر آئندہ ہفتے میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں کریں گے۔ لیکن اپوزیشن نے اس فیصلے پر گھٹیا سیاسی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئین کی رو سے عدلیہ کو قوانین کی تشریح کا اختیار تو ہے لیکن یہ اختیار قطعاً نہیں کہ وہ آئین کی دفعات کو جب چاہے حذف کر دے یا کوئی نیا آئین یا نیا آرٹیکل نتھی کر دے۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ججوں کی تقرری کے اختیارات صدر کے پاس ہیں۔ اس میں تقرری کے حوالے سے مشاورت کا بھی ذکر ہے لیکن یہ کہاں لکھا ہے کہ مشورے پر عمل کرنا صدر پر لازم ہو گا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے سے ججوں کی تقرری کے بارے میں صدر کے اختیارات ختم ہوتے ہیں جبکہ چیف جسٹس صاحبان کی خالی آسامیاں پر کرنے کا کوئی فریم ورک اس میں نہیں دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال بدترین ہے۔ پاکستان اور بے نظیر آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ پارلیمنٹ میں ان کی تقریر عدلیہ کے خلاف بغاوت ہے۔ جمہوری لبادے میں بدترین آمریت قائم کر دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بے نظیر سب کچھ "بلڈوز" کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کا عہدہ ایسا نہیں کہ وہ سوچ سمجھ کر بات نہ کریں۔ وزیر اعظم کا ججوں اور عدلیہ سے متعلق رویہ ہتک آمیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یاد رکھیں کہ غرور تکبر بڑے بڑے حکمرانوں کو لے بیٹھا۔ قوم اب ملکی مفادات کا تحفظ کرے گی اور آئین قانون اور اداروں کی حفاظت کے لئے ہر قربانی پیش کی جائے گی۔

○ صدر مملکت نے سپریم کورٹ کے تین ایڈہاک ججوں کو مستقل کر دیا ہے۔ ان میں مسٹر جسٹس راجہ افراسیاب مسٹر جسٹس مختار جونیجو اور مسٹر بشیر جہانگیری شامل ہیں۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلہ میں قرار دیا تھا کہ ایڈہاک ججوں کو یا تو چیف جسٹس کی سفارش پر مستقل کر دیا جائے یا ان کو دوبارہ متعلقہ عدالتوں میں بھیج دیا جائے۔

○ پاکستان بار کونسل کی لاء ریفارمز کمیٹی کے صدر نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے تین ججوں کو مستقل کرنے کا عمل سپریم کورٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی ہے۔ فیصلہ میں واضح کہا گیا تھا کہ ججوں کی تقرری سینیارٹی کی بنیاد پر کی جانی چاہئے۔ مگر چار سینئر ججوں کو نظرانداز کر کے تین ججوں کو کنفرم کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس آف پاکستان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ آرمی چیف کو طلب کر کے یہ ہدایت دے کہ فیصلوں کے نفاذ میں مدد کی جائے۔

○ وفاقی وزیر قانون پروفیسر این ڈی خان نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ سے ملک میں کوئی آئینی یا قانونی بحران پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایک ہفتے میں ہائی کورٹوں کے مستقل چیف جسٹس مقرر کر دیئے جائیں گے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے تین ججوں کو مستقل کر کے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روح کے خلاف بات کی گئی ہے۔ جبکہ اس سلسلہ میں سینیارٹی کو مقدم رکھا جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے کہا یہ بات درست نہیں کہ 1978ء سے قائم مقام چیف جسٹس کے مشورہ سے مقرر ہونے والے جج متاثر ہوں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم سپریم کورٹ کے فیصلہ پر اصولی موقف سے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے کہا اپوزیشن اپنی اننگز کھیل چکی ہے۔ اسے اپنی گری ہوئی ساکھ بحال کرنے کے لئے پختگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے گورنر ہاؤس سندھ میں ممتاز قانون دان فخرالدین جی ابراہیم اور حقوق انسانی کمیشن پاکستان کے چیئرمین جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل نے تفصیلی ملاقات کی۔ اور ان سے آئینی اور قانونی امور خصوصاً اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تقرری سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے پر صلاح مشورے کئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن وامان کی صورت حال تسلی بخش ہے اور عوام محفوظ اور مطمئن ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وکلاء پر تشدد میں حکومت کا ہاتھ نہیں۔ یہ اس گروہ کی اپنی ہی کارستانیوں کا نتیجہ تھا۔ وکلاء کا تعلق دانش ور طبقہ سے ہے ہم انہیں قانون ہاتھ میں نہیں لینے دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف اور ان کے حواری جتنا چاہئے شور مچائیں عوام کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔

○ گوجرانوالہ شہر میں گزشتہ روز دو بم دھماکے ہوئے جن سے سارا شہر لرز اٹھا۔ دونوں بم انتہائی طاقتور تھے۔ جن کے پھٹنے سے شہر میں خوف وہراس پھیل گیا۔ پہلا دھماکہ جی ٹی روڈ پر ہوا جس کے باعث ایک تانگہ تباہ اور دو سواریاں اور ایک راہگیر زخمی ہوئے۔ جبکہ دوسرا دھماکہ تین منٹ بعد سٹی ریلوے سٹیشن کے بکنگ آفس میں ہوا جس کے نتیجہ میں بکنگ آفس کے علاوہ قریبی انکوائری آفس بھی تباہ ہو گئے۔ اور عملے کے ارکان اور پولیس کا ایک اے ایس آئی زخمی ہو گئے۔

○ پیپلزپارٹی کے دفتر پر حملہ کے سلسلہ میں مسلم لیگی راہنما سہیل ضیاء بٹ کو ایک بار پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر فیصل ٹاؤن میں پیپلزپارٹی کے دفتر میں ہونے والی توڑ پھوڑ میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
رحمت بازار صبح ساڑھے دس تا ڈیڑھ بجے
شام ۵ تا ۸ بجے دارالیمن صبح ساڑھے آٹھ بجے تا دس بجے
فون رہائش ۲۱۱۸۶

ضرورت خادمہ
○ والدین کی خدمت اور گھریلو کام کے لئے ایک درمیانی عمر کی خاتون کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے علاوہ رہائش اور کھانے کی سہولت ہوگی۔ صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ اپنے کوائف نام۔ عمر۔ پتہ، فون نمبر ذیل کے ایڈریس پر 15- اپریل تک ارسال کریں۔
ڈاکٹر مسعود احمد راجہ
مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کوڈ نمبر 50390

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
½5 تا ½7 بجے شام

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت =/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
آپکے دیرینہ خادم۔ نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں۔
قمر جیولرز
گولبازار۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں قمر لطیف
فون: 589-04524

المنصور پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا / اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے ___ ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534